محمد الیاس عطار قادری رضوی

رسالہ نمبر 80

سیاہ فام غلام

(12 مُعجزات)

- سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا انکار کرنا کیسا؟ 10
- فوت شدہ مدنی منّے زندہ ہو گئے! 30
- میں گمراہی سے کیسے نکلا! 14
- گستاخ کو زمین نے قبول نہ کیا 34
- والدینِ کریمین جنتی ہیں 26
- ہاتھ ملانے کے 14 مدنی پھول 38
- اللہ عزوجل کیلئے محبت رکھنے کے 8 فضائل 45

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1288

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سیاہ فام غلام (12 مُعجِزات)

شیطٰن لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (48 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے
اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دِل سینے میں جھوم اُٹھے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

امامُ الصّابِرین، سیِّدُ الشّاکِرین، سلطانُ الْمُتَوَکِّلین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جِبرئیل (علیہ السلام) نے مجھ سے عرض کی کہ رب تعالٰی فرماتا ہے: اے محمّد! (علیہ الصلوۃ والسلام) کیا تم اِس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمّتی تم پر ایک بار دُرُود بھیجے، میں اُس پر دس رَحمتیں نازل کروں اور آپ کی اُمّت میں سے جو کوئی ایک سلام بھیجے، میں اُس پر دس سلام بھیجوں۔

(مِشْکاۃُ الْمَصَابِیح، ج ۱ ص ۱۸۹، حدیث ۹۲۸، دارالکتب العلمیۃ بیروت

مـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

لے یہ بیان امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے 12 ربیعُ النور شریف (۱۴۳۰ھ) کے اِجتماعِ میلاد میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: رب کے سلام بھیجنے سے مُراد یا تو بذریعۂ ملائکہ اسے سلام کہلوانا ہے یا آفتوں اور مصیبتوں سے سلامت رکھنا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۰۲، ضیاء القراٰن)

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شَمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

﴿1﴾ سیاہ فام غلام

صَحرائے عَرَب میں ایک قافِلہ اپنی منزِل کی طرف رواں دواں تھا۔ اَثنائے راہ (یعنی راستے میں) پانی خَتْم ہو گیا۔ قافِلے والے شدّتِ پیاس سے بے تاب ہو گئے اور موت ان کے سروں پر مَنڈ لانے لگی کہ کرم ہو گیا۔

ناگہانی آں مُغیثِ ہر دو کون
مصطفٰے پیدا شُدہ از بہرِ عَون

یعنی اچانک دونوں جہاں کے فریاد رَس میٹھے میٹھے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ

واٰلہٖ وسلَّم ان کی اِمداد کے لیے تشریف لے آئے۔ اہلِ قافِلہ کی جان میں جان آ گئی! اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''وہ سامنے جو ٹِیلہ ہے اس کے پیچھے ایک سانڈنی سُوار (یعنی اونٹ سوار) **سیاہ فام حبشی غلام** سُوار گزر رہا ہے، اس کے پاس ایک مَشکیزہ ہے، اُسے سانڈنی سَمیت میرے پاس لے آؤ۔'' چُنانچِہ کچھ لوگ ٹیلے کے اُس پار پہنچے تو دیکھا کہ واقِعی ایک سانڈنی سُوار **حبشی غلام** جا رہا ہے۔ لوگ اس کو **تاجدارِ رسالت** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ سراپا عظمت میں لے آئے۔ شَہَنشاہِ خیرُ الاَنام صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُس **سیاہ فام غلام** سے مَشکیزہ لے کر اپنا دستِ بابَرَکت مَشکیزے پر پھیرا اور مَشکیزے کا منہ کھول دیا اور فرمایا:

''**آؤ** پیاسو! اپنی پیاس بجھاؤ۔'' چُنانچِہ اہلِ قافِلہ نے خوب سیر ہو کر پانی پیا اور اپنے برتن بھی بھر لئے۔ وہ **حبشی غلام** یہ مُعجِزہ دیکھ کر **نبیوں کے سرور** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دستِ انور چومنے لگا۔ **سرکارِ نامدار** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

اپنا دستِ پُر انوار اُس کے چہرے پر پھیر دیا۔

شُد سَپَید آں زِنگی زادۂ حَبَش
ہَمچو بَدرو رَوزِ روشن شُد شَبَش

یعنی اُس حبشی کا سیاہ چہرہ ایسا سفید ہوگیا جیسا کہ چودہویں کا چاند اندھیری رات کو روزِ روشن کی طرح منوَّر کر دیتا ہے۔ اُس حبشی کی زَبان سے کلمۂ شہادت جاری ہوگیا اور وہ **مسلمان** ہوگیا اور یوں اُس کا دل بھی روشن ہوگیا۔ جب مسلمان ہوکر وہ اپنے مالِک کے پاس پہنچا تو مالِک نے اسے پہچاننے سے ہی انکار کر دیا۔ وہ بولا: میں وُہی آپ کا غلام ہوں۔ مالِک نے کہا: وہ تو **سیاہ فام غلام** تھا۔ کہا: ٹھیک ہے مگر میں **مَدَنی حُضور سراپا نور** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان لا چکا ہوں۔ میں نے ایسے **نُورِ مُجسَّم** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غلامی اختیار کر لی ہے کہ اُس نے مجھے بدرِ مُنیر (یعنی چودھویں کا روشن چاند) بنا دیا، جس کی صُحبت میں پہنچ کر سب رنگ اُڑ جاتے ہیں، وہ تو کفر و معصیَّت کی سیاہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

رنگت کو بھی دُور فرما دیتے ہیں، اگر میرے چہرے کا سیاہ رنگ اُڑ گیا تو اِس میں کون سی **تَعَجُّب** کی بات ہے! (مُلَخَّص اَز مثنوی شریف مُتَرجَم، ص ۲۶۲)

جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دو جہان کے سلطان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ عظمت نشان پر میری جان قربان! اَللّٰہ اَللّٰہ! پہاڑ کے پیچھے گزرنے والے آدمی کی بھی کس شان سے خبر دیں کہ اُس کا رنگ کالا ہے اور وہ سانڈنی پر سوار ہے اور اُس کے پاس مشکیزہ بھی ہے، پھر عطائے الٰہی عزوجل سے ایسا کرم فرمایا کہ مشکیزہ کے پانی نے سارے قافِلے کو کفایت کیا اور مشکیزہ اُسی طرح بھرا رہا، مزید **سیاہ فام غلام** کے منہ پر **نورانی ہاتھ** پھیر کر کالے چہرے کو **نور نور** کر دیا حتّٰی کہ اُس کا دل بھی روشن ہو گیا اور مشرَّف بہ اسلام ہو گیا۔

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

نور والا آیا ہے نور لیکر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿2﴾ روشنی بَخش چِہرہ

حضرتِ سیّدُنا اَسِید بن اَبی اناس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: **مدینے کے تاجدار،** شَہَنشاہِ عالی **وقار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **ایک بار** میرے چِہرے اور سینے پر اپنا دست **پُرانوار** پھیر دیا۔ اس کی بَرَکت یہ ظاہِر ہوئی کہ میں جب بھی کسی اندھیرے گھر میں داخِل ہوتا وہ گھر **روشن** ہو جاتا۔

(الخَصائِصُ الکُبریٰ لِلسُّیُوطِیّ ج ۲ ص ۱۴۲ دار الکتب العلمیة بیروت ،تاریخ دمشق ج ۲۰ ص ۲۱)

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

﴾3﴿ سراپا نور کی روشنی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی کے چِہرے اور سینے پر دستِ پُر انوار پَھیر دیں تو وہ روشنی دینے لگ جائے تو خود **حُضُور سراپا نُور** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اپنی نورانیت کا کیا عالم ہوگا! ''**دارِمی شریف**'' میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا **عبداللہ بن عبّاس** رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ''جب **سرکارِ نامدار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گفتگو فرماتے تو دیکھا جاتا گویا حُضُور پُرنور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اگلے مبارَک دانتوں کی مقدّس کِھڑکیوں سے **نور** نکل رہا ہے۔''

(سُنَنُ الدَّارِمیّ ج ۱ ص ۴۴ رقم ۵۸، دارالکتاب العربی بیروت)

ہیبتِ عارِضِ سے تھرّاتا ہے شُعلہ نور کا
کفشِ پا پر گر کے بن جاتا ہے گُپّھا نور کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

﴿4﴾ دیواریں روشن ہو جائیں

''شِفاء شریف'' میں ہے: جب رحمتِ عالم، نُورِ مجَسَّم، شاہِ بنی آدم، صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُسکراتے تھے تو دَر و دِیوار روشن ہو جاتے۔

(اَلشِّفا ص ۶۱، مرکز اھل سنت برکات رضا، ھند)

اب مسکراتے آیئے سُوئے گناہ گار
آقا اندھیری قبر میں عطّار آ گیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿5﴾ گُمشدہ سُوئی

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایت فرماتی ہیں: میں سَحَری کے وقت گھر میں کپڑے سی رہی تھی کہ اچانک سُوئی ہاتھ سے گر گئی اور ساتھ ہی چَراغ بھی بُجھ گیا۔ اِتنے میں مدینے کے تاجدار، مَنبعِ انوار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھر میں داخل ہوئے اور سارا گھر مدینے کے تاجور صلَّی اللہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے چہرۂ انور کے نور سے روشن ومنوّر رہو گیا اور گمشدہ سُوئی مل گئی۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع، ص ۳۰۲ مؤسسۃ الریان بیروت)

سُوزَنِ[1] گُمشُدہ ملتی ہے تبسُّم سے ترے
شام کو صُبح بناتا ہے اُجالا تیرا (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سُبحٰنَ اللّٰہ! حضور پُرنور، سراپا نور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ نورٌعلیٰ نور کی بھی کیا بات ہے! مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: رحمتِ عالم، نورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بشر بھی ہیں اور نور بھی یعنی نوری بشر ہیں۔ ظاہِری جسم شریف بشر ہے اور حقیقت نور ہے۔

(رِسالہ نورمع رسائل نعمیہ ص ۳۹، ۴۰، ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور)

[1] سُوزَن یعنی سوئی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

سرکار کی بَشَرِیَّت کاانکار کرنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک ہمارے مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حقیقت نور ہے مگر یہ یاد رکھئے کہ بَشَرِیَّت کے انکار کی اجازت نہیں۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **بَشَرِیَّت** کا مُطْلَقاً انکار کفر ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱۴ ص ۳۵۸) لیکن آپ کی بَشَرِیَّت عام انسانوں کی طرح نہیں بلکہ آپ سیِّدُ البشر، افضلُ البَشَر اور خیرالبشر ہیں ۔

پروردگار کا فرمانِ نور بار ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک تمہارے پاس اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔ (پ ۶، المآئدہ ۱۵)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ میں نور سے مُراد حُضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں۔

چُنانچہ سیِّدُ نا امام محمد بن جَرِیر طَبَری علیہ رحمۃ اللہ القوی (مُتوَفّٰی 310 ھجری) نے فرمایا: یَعنِی بِالنُّوْرِ مُحَمَّدًا (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم) یعنی نور سے مُراد محمدِ مصطفیٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں۔ (تَفسِیرُ الطَّبَرِیّ ج ۴ ص ۵۰۲ دار الکتب العلمیة بیروت)

جلیلُ القدر، حافِظُ الحدیث امام ابوبکر عبدالرَّزّاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی ''اَلمُصَنَّف'' میں حضرتِ سیِّدُ نا جابِر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، وہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم)! میرے ماں باپ حُضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر قربان! مجھے بتایئے کہ سب سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کیا چیز بنائی؟'' فرمایا: اے جابِر! بے شک بِالیقین، اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۳۰ ص ۶۵۸، الجزءُ المفقود مِن الجزء الاوّل مِنَ المُصَنَّف، لِعبدالرّزّاق، ص ۶۳ رقم ۱۸) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میرا مشورہ ہے کہ ''نور'' کے مسئلہ پر تفصیلی معلومات کیلئے مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان کا ''رسالۂ نور'' کا مُطالَعہ فرمائیے۔

مرحبا آیا ہے کیا موسِم سُہانا نور کا   بُلبلیں گاتی ہیں گلشن میں ترانہ نور کا
نور کی بارش چھما چھم ہوتی آتی ہے اسیرؔ   لو رضاؔ کے ساتھ بڑھ کر تم بھی حصّہ نور کا

(6) قُوّتِ حافظہ عطا فرمادی

سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں آپ سے ارشادِ گرامی سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں؟ ارشاد فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے پھیلا دی تو مالِک جنّت، قاسِمِ نعمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے دستِ رحمت سے چادر میں کچھ ڈال دیا اور فرمایا: ''اے ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اِسے اٹھالو اور سینے سے لگالو۔'' میں نے حکم کی تعمیل کی۔ اِس کے بعد (میرا حافِظہ اِس قدَر مضبوط ہوگیا کہ) میں کوئی بھی چیز نہیں بُھولا۔

(صَحِیحُ البخارِیّ ج ۱، ص ۶۲، ۹۴ حدیث ۱۱۹، ۲۳۵۰، دارالکتب العلمیة بیروت)

مالِکِ کونَین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دوجہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سُنّتوں بھرے بیانات سُنتے رہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، **اللّٰہُ** غفّار عَزَّوَجَلّ نے مَدَنی سرکار جنابِ احمدِ مختار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بے شمار اِختیارات سے نوازا ہے۔ بے شک مادّی چیزیں دینا بھی اپنی جگہ مگر ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تو نظر نہ آنے والی شے **قوّتِ حافِظہ** بھی اپنے غلام اور ہمارے آقا حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت فرمادی!

میری مَدَنی التجاء ہے کہ اس طرح کے ایمان افروز بیانات سننے کیلئے عشقِ رسول سے بھرپور **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رحمتوں اور سنّتوں بھرے بیانات بھی سننے کو ملیں

گے اور **عاشقانِ رسول** کی صُحبت سے ایمان کو تازگی بھی ملتی رہے گی۔ **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت فرماتے رہیئے ، **مَدَنی قافِلوں** کے مسافِر بنئے ، ہو سکے تو روزانہ مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ کم از کم ایک عدد رَسالہ پڑھ لیجئے اور **سنّتوں بھرے بیان** کی ایک آڈیو یا وِڈیو کیسٹ بھی سُن لیجئے، ان شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دین و دنیا کی بَرَکتوں سے مالا مال ہو جائیں گے۔

میں گمراہی سے کیسے نکلا!

آپ کی ترغیب وتَحرِیص کیلئے کیسٹ سننے کے تعلُّق سے ایک **مَدَنی بہار** اپنے انداز میں پیش کرتا ہوں: **تنظیمی** ترکیب کے مطابِق ھند بغدادی کے ایک شہر **ملکا پور** کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: میں نے تقریباً پانچ سال مُلک سے باہَر گزارے، **بدعقیدہ** لوگوں کی صحبت رہی جس کی نُحُوست سے میرے صاف ستھرے رحمت بھرے **اسلامی عقائد** میں بگاڑ آنے لگا۔ اس دَوران ہند واپسی ہوئی، بُرے عقائد پر مبنی 30 آڈیو اور وِڈیو کیسٹیں بھی ساتھ لیتا آیا۔ خدا کا کرنا

ایسا ہوا کہ ایک **سبز سبز عمامہ شریف** والے اسلامی بھائی سے میری ملاقات ہوگئی، انہوں نے پیار بھرے انداز میں مجھ پر **انفِرادی کوشش** فرمائی اور بڑی مَحَبَّت کے ساتھ مجھے **دعوتِ اسلامی** کے مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ ایک V.C.D. تحفۃً پیش کی[1] گھر آکر میں نے V.C.D. چلادی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جُوں جُوں V.C.D. چلتی رہی توں توں میرے دل سے گمراہی کی سیاہی دُھلتی رہی، V.C.D. ختم ہوگئی، میرا دل بے ساختہ پکار اُٹھا کہ یقیناً یہ **V.C.D. اہلِ حق کی ہے یہ چہرے جھوٹوں کے چہرے نہیں ہیں**۔ میں نے عہد کرلیا ہے کہ اس V.C.D. والوں کے عقائد کو عمر بھر نہیں چھوڑوں گا۔ میں نے جوش کے عالم میں ساتھ لائی ہوئی گمراہ کُن 30 آڈیو اور وِڈیو کیسٹیں ضائع کردیں کہ کہیں انہیں سُن یا دیکھ کر کوئی دوسرا مسلمان گمراہ نہ ہوجائے۔

مدینہ

[1] اِس V.C.D. کا نام ''دیدارِ امیرِ اہلسنّت'' ہے۔ مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً حاصل کر لیجئے یا انٹرنیٹ پر ویب سائٹ www.dawateislami.net پر مُلاحظہ فرمالیجئے۔ ۔مجلسِ مکتبۃ المدینہ

سُونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے

سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

اللّٰہُ غفّار عَزَّوَجَلّ کی عطا سے **سرکارِ نامدار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو **علمِ غیب** حاصِل ہے اور سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں کو غیب کی خبریں بتاتے بھی ہیں۔ اِس ضِمن میں ایک ایمان افروز روایت پڑھئے اور جھومئے :

﴿7﴾ غیبی خبر

حضرتِ سیِّدَتُنا اُنَیسَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: مجھے میرے والدِ محترم نے بتایا: میں بیمار ہوا تو **سرکارِ عالی وقار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میری عِیادت کے لئے تشریف لائے دیکھ کر فرمایا: تمہیں اس بیماری سے کوئی حرج نہیں ہوگا لیکن تمہاری اُس وقت کیا حالت ہوگی جب تم میرے وِصال کے بعد طویل عمر گزار کر **نابینا** ہو جاؤ گے؟ یہ سن کر میں نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں اس وقت حُصولِ ثواب کی خاطر **صَبْر** کروں گا۔ فرمایا: اگر تم ایسا کرو

گے تو بغیر حساب کے جنّت میں داخِل ہو جاؤ گے۔ چُنانچہ صاحِبِ شیریں مَقال، شَہَنشاہ خوش خِصال، محبوبِ ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ظاہِری وصال کے بعد ان کی بینائی جاتی رہی، پھر ایک عرصہ کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی بینائی لوٹا دی اور ان کا انتِقال ہو گیا۔

(دَلَائِلُ النُّبُوَّة لِلْبَیْہَقِیّ ج ۶ ص ۴۷۹، دارالکتب العلمیة بیروت)

اے عَرَب کے چاند چمکا دے مِری لوحِ جَبیں
ہو ضِیاء کو پھر مدینے میں نظارہ نور کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اپنے غلاموں کی عُمروں سے بھی باخبر ہیں اور ان کے ساتھ جو کچھ پیش ہونے والا ہے اسے بھی جانتے ہیں۔ قرآنِ پاک کی بے شمار آیاتِ مبارَکہ سے **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **علمِ غیب** کا ثُبوت ملتا

ہے۔ یہاں صرف ایک آیتِ کریمہ پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ پارہ 30 سورۃُ التَّکویر کی آیت نمبر 24 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿٢٤﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور یہ نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (پ ۳۰ التکویر ۲۴)

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر

ملکوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں (حدائقِ بخشش)

بیان کردہ روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی مصیبت آئے یا مسلمان معذور ہو جائے تو اسے صَبْـــــــر کرکے اَجر کا حقدار بننا چاہئے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ''جب میں اپنے بندہ کی آنکھیں لے لوں پھر وہ صَبْر کرے، تو آنکھوں کے بدلے اُسے جنَّت دوں گا۔''

(صَحِيحُ البُخارِيّ ج ۴ ص ٦ حديث ۵٦۵۳ دارالكتب العلمية بيروت)

ہے صبر تو خزانۂ فِردوس بھائیو!
شِکوہ نہ عاشِقوں کی زَبانوں پہ آسکے

﴿9﴾ دَیو پَیکر اُونٹ

مکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا میں ایک تاجِر آیا۔ اس سے ابوجَہل نے مال خرید لیا مگر رقم دینے میں پَس وپَیش کی۔ وہ شَخص پریشان ہو کر اہلِ قُریش کے پاس آکر بولا: آپ میں سے کوئی ایسا ہے جو مجھ غریب اور مسافِر پر رحم کھائے اور ابوجَہل سے میرا حق دلوائے؟ لوگوں نے مسجِد کے کونے میں بیٹھے ہوئے **ایک صاحِب** کی طرف اشارہ کر کے کہا: ان سے بات کرو، یہ ضَرور تمہاری مدد کریں گے۔ اہلِ قریش کے ''ان صاحِب'' کے پاس بھیجنے کا منشا یہ تھا کہ اگر یہ صاحِب ابوجَہل کے پاس گئے تو وہ ان کی توہین کرے گا اور یہ لوگ (یعنی بھیجنے والے) اس سے حَظ (یعنی لُطف) اُٹھائیں گے۔ مسافِر نے اُن صاحِب کی خدمت میں حاضِر ہو کر سارا اَحوال سنایا۔ وہ اٹھے اور ابوجَہل کے دروازے پر تشریف لائے اور دستک دی۔ ابوجہل

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

نے اندر سے پوچھا: کون ہے؟ جواب ملا: **محمد** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ۔ ابوجہل دروازے سے باہَر نکلا، اُس کے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔ پوچھا: کیسے آنا ہوا؟ بے کسوں کے فریادرَس **محمدِ عَرَبی** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِس کا حق کیوں نہیں دیتا؟ عرض کی: ابھی دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر اندر گیا اور رقم لاکر مسافِر کے حوالے کردی اور اندر چلا گیا۔ دیکھنے والوں نے بعد میں پوچھا: ابوجہل! تم نے بَہُت عجیب کام کیا۔ بولا: بس کیا کہوں، جب **محمّدِ عَرَبی** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنا نام لیا تو ایک دم مجھ پر خوف طاری ہوگیا۔ جُونہی میں باہَر آیا تو ایک لرزہ خیز منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک دیو پیکر اُونٹ کھڑا ہے۔ اتنا خوف ناک اونٹ میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ چُپ چاپ بات مان لینے ہی میں مجھے عافیّت نظر آئی ورنہ وہ اُونٹ مجھے ہڑَپ کرجاتا۔ (الخصائِصُ الکُبریٰ لِلسُّیُوطِیّ ج ۱ ص ۲۱۲، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

واللہ ! وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے

اِتنا بھی تو ہو کوئی جو ''آہ!'' کرے دل سے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ !عَزَّوَجَلَّ میرے سردار، میرے غمخوار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ حمایت نشان بھی کیا خوب ہے! آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کس طرح دُکھیاروں اور غم کے ماروں کی اِمداد فرماتے اور مظلوموں کے حُقُوق دِلواتے تھے۔ اور **اللہُ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ بھی اپنے مَحبوب پر کس قدر مہربان ہے اور دشمن کے مقابلے میں کس طرح آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مدد فرماتا ہے! ابوجَہل جو کہ اَزَلی کافِر اور سدا کیلئے ایمان سے مَحروم تھا، اِتنا عظیمُ الشّان مُعجِزہ آنکھوں سے دیکھنے کے باوُجُود بھی بے ایمان ہی رہا! بس نصیب اپنا اپنا ؎

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عمر بھر بھی نہ پا سکا

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

فرمانِ مصطَفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

﴿9﴾ شَیر آگئے!

اللہ مُجیب عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک اور عظیمُ الشّان مُعجِزے اور بدنصیب ابوجَہل کی کور باطِنی یعنی باطِن کے اندھے پن کی حِکایت سَماعت فرمائیے: **ہمارے میٹھے میٹھے آقا** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم چُونکہ لوگوں کو نیکی کی دعوت ارشاد فرمایا کرتے تھے لہٰذا کفّارِ قریش آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دشمن ہو گئے تھے اور آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو طرح طرح سے ایذائیں پہنچاتے تھے۔ ایک بار **شَہَنشاہ ابرار** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وادِئ حَجُون کی طرف تشریف لے گئے۔ موقع پا کر ایک دشمنِ ستمگر نَضر (نامی کافِر) آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو شہید کرنے کے ارادے سے آگے بڑھا۔ جونہی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قریب پہنچا ایک دم خوف زدہ ہو کر پلٹا اور سر پر پاؤں رکھ کر شہر کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ جب ابوجَہل نے یہ حالت دیکھی تو ماجرا دریافت کیا۔ کہنے لگا: ''میں نے آج بارادۂ قتل **محمّدِ عَرَبی** صَلَّی اللہ تعالیٰ

فرمانِ مصطَفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پیچھا کیا تھا، جب میں قریب پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مُنہ کھولے، دانت کچکچاتے ہوئے چند شیر میری طرف بڑھے چلے آرہے ہیں ! لہٰذا بھاگتے ہی بنی۔ اتنا عظیمُ الشّان معجِزہ سن کر بھی بدنصیب ابوجَہل بولا: یہ بھی محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جادو ہی کا کارنامہ ہے۔ مَعاذَاللّٰہ عزَّوَجَلَّ۔"

(الخَصائِصُ الکُبریٰ لِلسُّیُوطِیّ ج ۱ ص ۲۱۵)

اُف رے مُنکِر یہ بڑھا جوشِ تَعَصُّب آخر
بِھیڑ میں ہاتھ سے کمبخت کے ایمان گیا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿10﴾ اپنے والِدَینِ کریمَین کو زندہ کیا

ہر ایک کو اپنے ماں باپ پیارے ہوتے ہیں پھر ہمارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کیوں پیارے نہ ہوں گے! اپنے والِدَینِ کریمَین کو اپنی پیاری اُمّت کے ساتھ شُمُولیّت کی خاطِر عطائے ربِّ قادِر عَزَّوَجَلَّ سے کیسا عظیمُ الشّان

مُعجِزہ دکھایا۔آپ بھی سنئے اور جھومئے :**اِمام ابو القاسِم عبدُالرَّحمٰن سُہَیلی** (مُتَوَفّٰی 581ھجری) **''اَلرَّوضُ الْاُنُف''** میں نَقل کرتے ہیں کہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایَت کرتی ہیں، **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعا مانگی: **''یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ میرے ماں باپ کو زندہ کر دے۔'' **اَللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے **حبیب** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعا کو شَرَفِ قَبولیَّت بخشتے ہوئے **دونوں کو زندہ کر دیا** اور وہ دونوں سلطانِ دو جہان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان لائے اور پھر اپنے اپنے مزاراتِ طَیِّبات میں تشریف لے گئے۔

(الرَّوضُ الانُف ج ۱ ص۲۹۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا دُلھن بن کے نکلی دعائے محمد
اِجابت نے جُھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دعائے محمد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

والِدَینِ کریمَین توحید پر تھے

ہمارے پیارے پیارے آقا مکی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ابھی اپنی اَمّی جان سیِّدَتُنا آمِنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے مبارَک پیٹ میں تھے کہ سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے والِدِ ماجِد حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دنیا سے پردہ فرمالیا اور جب مکّی مدنی سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عمر شریف 5 یا 6 برس کی ہوئی تو والِدۂ ماجِدہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بھی دنیا سے رخصت ہوگئیں اور محبوبِ ربِّ ذُوالجلال، صاحِبِ جُودونَوال، سرکارِ خوش خِصال عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چالیس سال کی عمر شریف میں اعلانِ نُبُوَّت (نُ۔بُو۔وَت) فرمایا۔ اِس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ سلطانِ دارین، سروَرِ کونین، نانائے حَسَنَین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالٰی عنہما کے والِدَینِ کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہما مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حالتِ کفر میں فوت ہوئے تھے اور عذابِ قبر میں مبتَلا تھے اِس لئے سرکارِ دوجہان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا تاکہ عذاب سے

فرمانِ مصطفٰے : (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

نَجات پائیں۔ ہرگز ایسا نہیں تھا بلکہ وہ دونوں توَحید پر قائم تھے اور زندگی میں کبھی بھی اُنہوں نے بُت پرستی نہیں کی تھی۔ محبوبِ ربُّ العزَّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے انہیں اپنی امّت میں شامل کرنے کے لیے دوبارہ زندہ فرما کر کلمہ پڑھایا۔

مجھ کو اب کلمہ پڑھا جا مِرے مدنی آقا
تیرا مجرِم شہا دنیا سے چلا جاتا ہے

یونُس علیہ السلام والی مچھلی جنّت میں جائیگی

حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل حقّی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ''تفسیرِ روح البیان'' میں نقل فرماتے ہیں: ''حضرتِ سیِّدُنا یُونُس عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تین دن یا سات دن یا چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ لہٰذا وہ مچھلی جنّت میں جائے گی۔''

(روحُ البیان، ج۵ ص ۲۲۶،۱۸ ۵، کوئٹہ)

والِدَینِ کریمَین جنّتی ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! جس مچھلی کے پیٹ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے نبی حضرتِ سیِّدُ نا یونس علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام چند دن رہیں وہ مچھلی جنّت میں جائے اور جس **بطنِ آمِنہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں حضرتِ سیِّدُ نا یُونُس علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے آقا **محمد مصطَفٰی** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کئی ماہ تک تشریف فرما رہیں وہ **بی بی آمِنہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا **معاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کُفر پر دنیا سے جائیں اور عذابِ قبر میں مبتَلا رہیں یہ کیوں کر ہوسکتا ہے۔ یقیناً **سلطانِ کونَین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **والِدَین کریمین** رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حیاتِ طَیِّبہ کا ہر لمحہ توحید پر گزرا اور وہ **جنّتی** ہیں۔ بلکہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **تمام آباؤ اجداد اہلِ حق** تھے۔ تفصیلی معلومات کیلئے **فتاوٰی رضویہ جلد** 30 صَفْحہ 267 تا 305 کا مُطالَعہ فرمائیے۔

خدا نے کیا ان کو بے مِثل پیدا نہیں دو جہاں میں مثالِ محمد

خدا اور نبی کا ہے اُس پہ تو سایہ جسے ہر گھڑی ہے خیالِ محمد

﴿11﴾ مُردہ بکری زندہ ہوگئی

حضرتِ سیِّدُ نا جابِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار نبیوں کے سردار، سرکارِ ذی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

وقار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دربارِ گہر بار میں حاضِر ہوئے تو **مدینے کے تاجدار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چِہرۂ پُرانوار پر بھوک کے آثار دیکھے۔ گھر آکر زوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا: گھر میں کچھ کھانے کے لیے بھی ہے؟ عرض کی: گھر میں **ایک بکری** اور تھوڑے سے **جَو** کے دانوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ **بکری** ذَبح کردی گئی، جَو پیس کر روٹیاں پکا کر سالن میں بھگو کر ثَرِید تیّار کیا گیا۔ **سیِّدُنا جابر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے وہ ثَرید کا برتن اٹھا کر **مدینے کے تاجور** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ انور میں پیش کر دیا۔

رحمت عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے حکم دیا: ''اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! جاؤ لوگوں کو بُلا لاؤ۔'' جب **صَحابۂ کرام** علیہم الرضوان حاضر ہو گئے تو ارشاد ہوا: میرے پاس تھوڑے تھوڑے بھیجتے جاؤ۔ چُنانچِہ صَحابۂ کرام علیہم الرضوان حاضر ہوتے اور کھانا تناوُل فرما کر چلے جاتے، جب سب کھانا کھا چکے تو میں نے دیکھا کہ

برتن میں اِبتِداءً جتنا کھانا تھا اُتنا ہی اب بھی موجود ہے ۔ نیز **سرکارِ عالی وقار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کھانے والوں کو فرما رہے تھے کہ ہڈّی مت توڑنا ۔ **سرکارِ دو جہاں** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سب ہڈّیاں جمع کرنے کا حکم فرمایا۔ جب ہڈّیاں جمع ہو گئیں تو **سرورِ کائنات** ، شَہَنشاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنا دست مبارک ہڈیوں پر رکھ کر کچھ پڑھا۔ **ہڈیوں میں حَرَکت پیدا ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے بکری کان جھاڑتی ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئی** ۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اے جابر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اپنی **بکری** لے جاؤ ۔ میں **بکری** لے کر جب گھر آیا تو زوجہ ٔمحترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا: یہ **بکری** کہاں سے لائے ؟ میں نے جواب دیا: خدا عزوجل کی قسم ! ایہ وُہی **بکری** ہے جو ہم نے ذَبح کی تھی ۔ ہمارے پیارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعا سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اسے ہمارے لیے زندہ کر دیا ہے۔

(الخَصائِصُ الکُبرٰی ج ۲ ص ۱۱۲ ،دار الکتب العلمیة بیروت)

فرمانِ مصطَفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مُردے جِلا دیے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿12﴾ فوت شُدہ مَدَنی مُنّے زِندہ ہو گئے!

مشہور عاشِقِ رسول حضرتِ علّامہ عبدُ الرحمٰن جامی قدس سرہُ السّامی روایت فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا جابِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے حقیقی مَدَنی مُنّوں کی موجودَگی میں بکری ذَبح کی تھی۔ جب فارِغ ہو کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے گئے تو وہ دونوں مَدَنی مُنّے چُھری لے کر چھت پر جا پہنچے، بڑے نے اپنے چھوٹے بھائی سے کہا: آؤ! میں بھی تمہارے ساتھ ایسا ہی کروں جیسا کہ ہمارے والِد صاحِب نے اس بکری کے ساتھ کیا ہے۔ چُنانچِہ بڑے نے چھوٹے کو باندھا اور حلق پر چُھری چلا دی اور سر جُدا کر کے ہاتھوں میں اُٹھا لیا! جُونہی ان کی امّی جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ منظر دیکھا تو اُس کے پیچھے دوڑیں وہ ڈر کر بھاگا اور

چھت سے گرا اور فوت ہوگیا۔ اُس صابِرہ خاتون نے چیخ وپکار اور کسی قسم کا واوَیلا نہ کیا کہ کہیں عظیمُ الشّان، مہمان، سلطانِ دوجہان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پریشان نہ ہوجائیں، نہایت صَبر و استِقلال سے دونوں کی ننھی لاشوں کو اندر لا کر ان پر کپڑا اُڑھادیا اور کسی کو خبر نہ دی یہاں تک کہ حضرتِ سیِّدُنا جابِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی نہ بتایا۔ دل اگرچِہ صَدمہ سے خون کے آنسو رو رہا تھا مگر چہرے کو تر و تازہ و شِگُفتہ رکھا اور کھانا وغیرہ پکایا۔ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے اور کھانا آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آگے رکھا گیا۔ اِسی وقت جبرئیلِ امین علیہ السلام نے حاضِر ہو کر عرض کی: **یا رسولَ اللہ!** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جابِر سے فرماؤ، اپنے فرزندوں کو لائے تاکہ وہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ کھانا کھانے کا شَرَف حاصِل کرلیں۔ سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا جابِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اپنے فرزندوں کو لاؤ! وہ فوراً باہَر آئے اور زَوجہ سے پوچھا، فرزند کہاں ہیں؟ اُس نے کہا کہ حُضُورِ پُرنور

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں عرض کیجئے کہ وہ موجود نہیں ہیں۔ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اللہ تعالیٰ** کا فرمان آیا ہے کہ ان کو جلدی بلاؤ! غم کی ماری زَوجہ رو پڑی اور بولی: اے جابِر! اب میں ان کو نہیں لاسکتی۔ حضرتِ سیِّدُ نا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آخر بات کیا ہے؟ روتی کیوں ہو؟ زَوجہ نے اندر لے جاکر سارا ماجرا سُنایا اور کپڑا اُٹھا کر مَدَنی مُنّوں کو دکھایا، تو وہ بھی رونے لگے کیونکہ وہ ان کے حال سے بے خبر تھے۔ پس حضرتِ سیِّدُ نا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کی ننھی ننھی لاشوں کو لاکر حُضُورِ انور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں میں رکھ دیا۔ اُس وقت گھر سے رونے کی آوازیں آنے لگیں۔ **اللہُ ربُّ العٰلَمین** عزوجل نے جبرئیلِ امین علیہ السلام کو بھیجا اور فرمایا: اے جِبرئیل! میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہو، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے پیارے حبیب! تم دُعا کرو ہم ان کو زندہ کر دیں گے۔ **حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دُعا فرمائی اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے

فرمانِ مصطَفٰے :(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

دونوں مَدَنی مُنّے اُسی وَقت زِندہ ہوگئے۔(شواھِدُالنُّبُوَّۃ، ص ۱۰۵، مکتبۃ الحقیقہ ترکی مدارِجُ النّبوّت حصہ ۱ ص ۱۹۹) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قَلبِ مُردہ کو مِرے اب تو جِلا دو آقا
جام اُلفت کا مجھے اپنی پِلا دو آقا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! میرے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بھی کیا خوب شان ہے کہ مختصر سا کھانا بَہُت سارے لوگوں نے کھالیا پھر بھی اُس میں کسی قسم کی کمی واقِع نہ ہوئی اور پھر بکری کے گوشت کی بچی ہوئی ہڈّیوں پر کلام پڑھا تو گوشت پوست پہن کر بِعَینِہٖ (بِ۔ عَے۔نِ۔ہٖ) وُہی بکری کان جھاڑتی ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ نیز حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ عنہ کے **فوت شدہ** دونوں **حقیقی** مَدَنی منّوں کو بھی **بِاِذنِ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ زندہ کر دیا۔

مُردوں کو جِلاتے ہیں روتوں کو ہنساتے ہیں آلام مٹاتے ہیں بگڑی کو بناتے ہیں

سرکار کھلاتے ہیں سرکار پلاتے ہیں

سلطان و گدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گستاخ کو زمین نے قَبول نہ کیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب ایک منکرِ شانِ رسالت کی شقاوت کی عبرتناک **حِکایت** سماعت فرمائیے اور دیکھئے کہ **اللّٰہُ** السَّلام عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب کے دشمنوں سے کس طرح انتقام لیتا ہے۔ **حضرتِ** سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ ایک نصرانی مسلمان ہوگیا اور اس نے سورۃُ البقرہ اور سورۂ اٰلِ عِمران پڑھ لی۔ پس وہ **نبیِّ رَحمت** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسَلَّم کے لیے کتابت کیا کرتا تھا، اس

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

کے بعد وہ (مُرتد ہو کر) دوبارہ نصرانی بن گیا اور بکا کرتا تھا: **مَا یَدْرِیْ مُحَمَّدٌ اِلَّا مَا کَتَبْتُ لَہٗ.** یعنی "**محمد** (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) وُہی جانتے ہیں جو میں نے ان کے لیے لکھ دیا ہے۔" تھوڑے ہی دنوں میں **اللہ** تعالیٰ نے اُس کی **گردن توڑ دی** یعنی اس کی موت غیر فطری طریقے سے ہوئی۔

اس کے آدمیوں نے گڑھا کھود کر اس کو دفن کر دیا، لیکن صبح کے وقت **زمین نے اس کو نکال کر باہَر پھینک دیا۔** وہ کہنے لگے کہ یہ **محمد** (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اور ان کے ساتھیوں نے کیا ہوگا، کیونکہ یہ ان کے پاس سے بھاگ کر آیا تھا، اس لیے ہمارے ساتھی کی قَبْــر کھود ڈالی۔ **دوسری مرتبہ** انہوں نے اس کے لیے اور گہرا گڑھا کھودا، لیکن صبح وہ پھر باہَر زمین پر پڑا ہوا تھا، کہنے لگے: یہ **محمد** (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اور ان کے ساتھیوں نے کیا ہوگا، کیونکہ یہ ان کے پاس سے بھاگ کر آیا تھا، لہٰذا ہمارے ساتھی کی قَبْــر کھود ڈالی۔ **تیسری دَفعہ** اُنہوں نے اس کے لیے جتنا گہرا کھود سکتے تھے اتنا گہرا گڑھا کھودا، لیکن صُبح کے وَقت اسے زمین

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کے اُوپر پڑا ہوا پایا۔ اب اُنہوں نے جانا کہ ان کے ساتھ یہ سُلوک انسانوں کی جانب سے نہیں ہے، پھر اُنہوں نے اُس کو اسی طرح باہَر پڑا ہوا چھوڑ دیا۔

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج۲ ص۵۰۶ حدیث ۳۶۱۷ دار الکتب العلمیة بیروت، صَحِیح مُسلم ص۱۴۹۷ حدیث ۲۷۸۱ دار ابن حزم بیروت)

نہ اُٹھ سکے گا قِیامت تلک خدا کی قسم
کہ جس کو تُو نے نظر سے گِرا کے چھوڑ دیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عِلمِ مصطَفٰے پر اِعتِراض میں ھَلاکت ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اُس بدقسمت نے کائنات کی سب سے بہترین صُحبت کی قدْر نہ کی اور بدبختی کے سبب **مُرتَد** ہو کر اپنے رَحمت والے مُشفِق و مہربان آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **علمِ شریف** پر اعتِراض

کیا۔اور نتیجۃً وہ ایسا تباہ وبرباد ہوا کہ اُسے **زمین نے بھی قبول نہیں کیا۔** یہ بھی معلوم ہوا کہ **اللہ** کے محبوب ،دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے **عِلمِ مبارَک** پر اعتِراض کرنا دونوں جہاں میں باعثِ ہلاکت ہے۔مومن شانِ رسالت اور عِلمِ مصطَفٰے **علیه التَّحِیَّةُ وَ الثَّناء** پر ہرگز اعتِراض نہیں کرسکتا یہ مُنافِقین ہی کا حصّہ ہے۔کسی نے سچ ہی کہا ہے:

اَلنِّفاقُ یُوْرِثُ الْاِعتِراض یعنی مُنافَقت اِعتِراض کوجَنم دیتی ہے۔

کریں مصطَفٰے کی اِہانتیں کھلے بندوں اِس پہ یہ جُرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمّدی! ارے ہاں نہیں! ارے ہاں نہیں!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں ۔تاجدارِ رسالت ، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت ، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت،نَوشَۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے:جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ

سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مِشکاۃُ الْمَصابِیح ،ج ۱ ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیة بیروت)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”ہاتھ ملانا سنّت ہے“ کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے ہاتھ ملانے کے 14 مَدَنی پھول

﴿1﴾ دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں **ہاتھ ملانا** سنّت ہے ﴿2﴾ رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں ﴿3﴾ نبی مُکَرَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا ارشادِ معظم ہے: جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے رحمتیں زیادہ پرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے

فرمانِ مصطَفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

لئے ہوتی ہیں۔" (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط لِلطَّبَرانِیّ ج۵ ص ۳۸۰ رقم ۷۶۷۲) ﴿4﴾ "جب دودوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔" (شُعَبُ الْاِیْمَان لِلْبَیْھَقِیّ حدیث ۸۹۴۴ ج ۶ ص ۴۷۱ دارالکتب العلمیة بیروت) ﴿5﴾ ہاتھ ملاتے وقت درود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: "یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُم" (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اورتمہاری مغفِرت فرمائے) ﴿6﴾ دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دعا مانگیں گے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قَبول ہوگی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَل (مُلخصاً مُسنَد اِمام احمد بن حَنبل ج ۴ ص ۲۸۶ حدیث ۱۲۴۵۴ دارالفکر بیروت) ﴿7﴾ آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے ﴿8﴾ فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہے: جو مسلمان اپنے بھائی سے مُصافَحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے سے عداوت نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ دونوں کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی

کی طرف مَحَبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (کَنزُ العُمّال ج ۹ ص ۵۷) ﴿9﴾ جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں ﴿10﴾ دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا سنّت ہے ﴿11﴾ بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں ﴿12﴾ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ **چوم لینا مکروہ ہے**۔ ہاتھ ملانے کے بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۱۵ ملخصاً) ﴿13﴾ اگر اَمرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے ہاتھ ملانے میں شہوت آتی ہو تو اس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے (درمختار ج ۲ ص ۹۸ دار المعرفة بیروت) ﴿14﴾ **مُصافَحہ** کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہیئے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۹۸)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ

شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفْحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** ھدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

دیدار مصطفٰے

تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے **تین روزہ بین الاقوامی** سنّتوں بھرے اجتماع (ملتان شریف) کے اختتام پر **عاشِقانِ رسول** کے بے شُمار **مَدَنی قافِلے** سنّتوں کی تربیّت کیلئے شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں سفر پر روانہ ہوتے ہیں۔ اِسی ضِمْن میں بینَ الاَقوامی اجتماع (۱۴۲۶ھ) سے آگرہ تاج کالونی (بابُ المدینہ کراچی) کا ایک مَدَنی قافِلہ سفر کرتا ہوا ترکیب کے مطابِق ایک مسجِد میں قِیام پذیر ہوا۔ شب کو جب سب سو گئے تو **مَدَنی قافِلے** میں شریک ایک نئے اسلامی بھائی کی قسمت انگڑائی لیکر جاگ اٹھی اور ان کو خواب میں **مدینے کے تاجدار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار ہو گیا۔ وہ بَہُت خوش ہوئے، **دعوتِ اسلامی** کی حقّانیّت کے دل و جان سے

مُعتَرِف ہوکر **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہو گئے۔

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عمر بھر بھی نہ پا سکا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت کی بَرَکت سے ایک خوش قسمت اسلامی بھائی کو تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت ہوگئی۔ **دعوتِ اسلامی** کے عاشقانِ رسول کی صُحبت کے تو کیا کہنے! اِسی طرح کی صحبت کی بَرَکت کی مزید ایک **مَدَنی بہار** سنئے اور جھومئے:

میں غیر ملکی فِلموں کا شوقین تھا

ایک فوجی اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح لکھ کر دیا کہ میں بَہُت ساری بُرائیوں کی اندھیریوں میں بھٹک رہا تھا، غیر ملکی گانوں کے سینکڑوں کیسٹ میرے پاس موجود تھے جن میں **مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ** کئی گانے کفریات پر مشتمل تھے، غیر ملکی فلمیں دیکھنا میرا مَحبوب مشغلہ تھا، نیز فلمی گانے اور مُزاحیہ چُٹکلے سننا، تاش

کھیلنا وغیرہ میرے معمولات تھے، انتہائی غیر سنجیدہ اور والِدَین کا بھی حد درجہ نافرمان تھا اَلْغَرَض وہ کون سی بُرائی تھی جو مجھ میں نہیں تھی۔ ایسے میں فوج میں ملازِم ہوگیا۔ راولپنڈی سے کوئٹہ تبادُلہ ہوا، سارے راستے ٹرین میں مسافروں کو خوب تنگ کرتا ہوا پہنچا وہاں پہنچتے ہی **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے ایک باعمامہ اسلامی بھائی سے ملاقات ہوگئی جو گلزارِ طیبہ (سرگودھا) کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے میرے اوپر **انفرادی کوشش** کی اور مجھے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں لے جانا شروع کردیا، اُن کے حُسنِ اَخلاق اور پیاری پیاری سُنّتوں بھری باتوں سے مُتأَثِّر ہوکر میں نے سابِقہ تمام گناہوں سے توبہ کرلی اور اب **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مکمّل طور پر مَدَنی ماحَول سے وابَستہ ہوں، 30 دن کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کی سعادت بھی ملی ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے وَقت ایک شُعبے کی عَلاقائی مشاوَرت کے نگران کی حیثیت سے نمازوں اور سنّتوں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

نَیکوں کی مَحَبَّت کب کارِ ثواب ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عاشقانِ رسول کی صحبت اور اچّھوں کی مَحَبَّت نے ایک اَوباش آدمی کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا! آپ بھی ہمیشہ اچّھی صُحبت اختیار کرنے اور اچّھوں سے مَحَبَّت رکھنے کا ذِہن بنا لیجئے، **مَدَنی قافِلے** میں سفر کرنے والے خوش نصیبوں کو ان دونوں نعمتوں کے حُصول کا بہترین موقع نصیب ہو جاتا ہے۔ اچّھوں کی مَحَبَّت کے کیا کہنے! مگر اِس مَحَبَّت سے مقصود صِرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہو، دُنیاوی یا کاروباری مَفاد کی وجہ سے یا کسی کی دِلرُبا اداؤں یا چٹپٹی باتوں یا حُسن و جمال یا دولت و مال کی وجہ سے کی جانے والی مَحَبَّت اللہ کیلئے نہیں کہلاتی یہاں تک کہ صرف خونی رشتے کے جوش کے سبب ماں باپ، اولاد یا کسی رِشتے دار سے مَحَبَّت کرنا بھی کارِ ثواب نہیں، جب تک رِضائے الٰہی عزوجل پانے کی نِیَّت نہ ہو۔ "اللہ عزوجل کی مَحَبَّت" کے مُتَعلِّق وَضاحت کرتے ہوئے مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: کسی بندے سے صرف اس لیے مَحَبَّت کرے کہ ربّ تعالیٰ

اِس سے راضی ہو جائے ، اِس (مَحبَّت) میں دُنیاوی غَرَض (اور) رِیا (یعنی دکھاوا) نہ ہو۔ اِس مَحبَّت میں ماں باپ، اولاد (اور) اہلِ قَرابت (یعنی رشتے دار) مسلمانوں سے مَحبَّت سب داخِل ہیں جب کہ رِضائے الٰہی (عزوجل) کے لیے (یہ مَحبَّتیں) ہوں۔ حضراتِ اَولیاء (رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تعالٰی)، انبِیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) سے مَحبَّت سبحٰنَ اللہ! یہ تو حُبّ فِی اللہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مَحبَّت) کا اعلٰی دَرَجہ ہے، خدا عزوجل نصیب کرے۔ (مِراۃ ج٦ ص ٥٨٤)

"مَحبَّتِ رسول" کے آٹھ حروف کی نسبت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے مَحَبَّت رکھنے کے 8 فضائل

{1} اللہ تعالٰی قِیامت کے دن فرمائے گا: کہاں ہیں جو میرے جلال کی وجہ سے آپس میں مَحبَّت رکھتے تھے، آج میں اُن کو اپنے سائے میں رکھوں گا، آج میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں[1] {2} اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے جو لوگ میری وجہ سے آپَس میں مَحبَّت رکھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے کے

[1] مُسلِم ص ۱۳۸۸ حدیث ۲۵٦٦

پاس بیٹھتے ہیں اور آپس میں ملتے جُلتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں اُن سے میری مَحَبَّت واجِب ہوگئی[1] {3} **اللہ** تعالٰی نے فرمایا: جو لوگ میرے جلال کی وجہ سے آپَس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں اُن کیلئے نُور کے مِنبر ہونگے۔ انبیاء و شُہداء اُن پر غِبطہ (یعنی رشک) کریں گے[2] {4} دو شخصوں نے **اللہ** کے لئے باہم مَحَبَّت کی اور ایک مشرِق میں ہے دوسرا مغرِب میں قِیامت کے دن **اللہ** تعالٰی دونوں کو جمع کریگا اور فرمائیگا یہی وہ ہے جس سے تو نے میرے لیے مَحَبَّت کی تھی[3] {5} جنّت میں یاقوت کے سُتُون ہیں اُن پر زَبَرجَد کے بالاخانے ہیں، ان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمکدار ستارے۔ لوگوں نے عرض کی: **یا رسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ان میں کون رہے گا؟ فرمایا: وہ لوگ جو **اللہ** کے لئے آپَس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں، ایک جگہ بیٹھتے ہیں، آپس میں ملتے ہیں[4] {6} **اللہ** کیلئے مَحَبَّت رکھنے والے عرش کے گرد یاقوت کی کرسی پر ہوں

[1] الموطا ج ۲ ص ۴۳۹ حدیث ۱۸۲۸ [2] تِرمذی ج ۴ ص ۱۷۴ حدیث ۲۳۹۷، [3] شعب الایمان ج۶ ص۴۹۲ حدیث ۹۰۲۲ [4] شعب الایمان ج۶ ص۴۸۷ حدیث ۹۰۲۲

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

گے۔[1] {7} جو کسی سے اللّٰہ کے لیے مَحَبَّت رکھے اللّٰہ کے لیے دشمنی رکھے اور اللّٰہ کے لیے دے اور اللّٰہ کے لیے منع کرے اُس نے اپنا ایمان کامل کرلیا[2] {8} دو شخص جب اللّٰہ (عزوجل) کے لیے باہم مَحَبَّت رکھتے ہیں، ان کے درمیان میں جُدائی اُس وقت ہوتی ہے کہ ان میں سے ایک نے کوئی گناہ کیا۔[3] یعنی اللّٰہ (عزوجل) کے لیے جو مَحَبَّت ہو اس کی پہچان یہ ہے کہ اگر ایک نے گناہ کیا تو دوسرا اس سے جدا ہو جائے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے پڑھئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصّہ 16 صَفْحَہ 217 تا 222)

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔

مــــدینہ

[1] المعجم الکبیر ج ۴ ص ۱۵۰ حدیث ۲۳۹۷۳ [2] ابو داوٗد ج ۴ ص ۲۹۰ حدیث ۴۶۸۱
[3] الادب المفرد ص ۱۲۱ حدیث ۴۰۶

دُرُود کی جگہ ؐ لکھنا حرام ھے

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: عُمر میں ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسۂ ذِکر میں دُرُود شریف پڑھنا واجِب خواہ خود نامِ اقدس لے یا دوسرے سے سنے۔ اگر ایک مجلس میں سو بار ذِکر آئے تو ہر بار دُرُود شریف پڑھنا چاہئے۔ اگر نامِ اقدس لیا یا سنا تو دُرُود شریف اُس وَقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وَقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔ نامِ اقدس لکھے تو دُرُود شریف ضَرور لکھے کہ بعض علُما کے نزدیک اُس وَقت دُرُود لکھنا واجِب ہے۔ اکثر لوگ آجکل دُرُود شریف (یعنی مکمَّل صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم لکھنے) کے بدلے صلعم، عم، ؐ، ؑ لکھتے ہیں یہ ناجائز وسخت حرام ہے۔ یوہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ ؓ، رحمۃ اللہ تعالیٰ کی جگہ ؒ، لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہیے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳، ص ۱۰۱۔۱۰۲ امکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) اللہ عزوجل کا اسم مبارک لکھ کر اس پر ''ج'' نہ لکھا کریں، عزوجل یا جل جلالہ پورا لکھئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

شادی کی دعوت میں ثواب کمانے کا مَدَنی نُسخہ

شادی میں جہاں بہت سارا مال خرچ کیا جاتا ہے وہاں دعوتِ طعام کے اندر خواتین و حضرات میں ایک ایک ''**مَدَنی بستہ**''(STALL) لگوا کر حسبِ توفیق مدنی رسائل و پمفلٹ اور سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں وغیرہ مفت تقسیم کرنے کی ترکیب فرمایئے اور ڈھیروں نیکیاں کمایئے۔ آپ صرف **مکتبۃ المدینہ** کو آرڈر دے دیجئے۔ باقی کام اِن شَاءَ اللہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں خود ہی سنبھال لیں گے۔ جزاک اللہ خیراً۔

نوٹ: سوئم، چہلم و گیارھویں شریف کی نیاز کی دعوت وغیرہ مواقع پر بھی **ایصالِ ثواب** کے لئے اسی طرح مختصر رسائل کے مدنی بستے لگوایئے۔ **ایصالِ ثواب** کے لئے اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈلوا کر **فیضانِ سنّت ، نماز کے احکام** اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں، رسالے اور پمفلٹ وغیرہ تقسیم کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائی **مکتبۃ المدینہ** سے رجوع فرمائیں۔

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-2203311-2314045
لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-7311679
سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058610-37212
حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
نواب شاہ: چکرا بازار، نزد مسلم کمرشل بینک۔ فون: 4362145
سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 5619195
گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ۔ فون: 055-4225653

مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net